احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 9 ستمبر 2004ء 23 رجب 1425 ہجری - 9 تبوک 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 203

جمعہ کے دن

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
جمعہ کے دن فرشتے خانۂ خدا کے ہر دروازے پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر باری باری آنے والوں کے نام لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور جب امام آ کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر لپیٹ دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر:877)

6

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی وسوئٹزرلینڈ

بیت العزیز کا افتتاح' سوئٹزر لینڈ میں پہلی دفعہ ورود مسعود اور سرکاری سطح پر استقبال

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

30/اگست بروز پیر

صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح (فرینکفرٹ) میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اس کے بعد 10 بجے فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔ جو بارہ بجے تک جاری رہیں۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والی 34 فیملیز کے 104 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور قادیان سے آنے والے افراد بھی شامل تھے۔

سہ پہر چار بجے حضور انور 'بیت السبوح' فرینکفرٹ سے بیت العزیز کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ بیت الذکر Riedstadt شہر میں تعمیر کی گئی ہے۔ 'بیت السبوح' فرینکفرٹ سے اس کا فاصلہ 45 کلومیٹر ہے اس علاقہ میں بیت کی تعمیر کے لئے 1753 مربع میٹر قطعہ زمین اپریل 2000ء میں خریدا گیا تھا۔ اگست 2002ء میں یہاں بیت الذکر کی تعمیر کی اجازت ملی۔ 8 نومبر 2003ء کو بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس طرح ساڑھے نو ماہ کے عرصہ میں اس بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہ بیت دو منزلہ ہے اس طرح تعمیر شدہ حصہ کا مجموعی رقبہ 1618 مربع میٹر ہے۔ نیچے کی منزل میں لجنہ کے لئے نماز کی جگہ ہے اس کے علاوہ دفاتر بھی ہیں۔ اوپر کی منزل میں مردوں کے لئے جگہ بنائی گئی ہے اور چار کمروں پر مشتمل ایک اپارٹمنٹ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ بیت میں 333 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ بیت الذکر سے ملحقہ جگہوں کو شامل کر کے چار صد افراد کی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ یہ بیت بہت خوبصورت تعمیر ہوئی ہے۔ بیت الذکر کا مینارہ اور گنبد دور سے نظر آتے ہیں۔ مینارہ کی اونچائی 14 میٹر ہے بیت الذکر کے احاطہ میں 18 کاروں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔

پانچ بجے حضور انور بیت العزیز پہنچے جہاں جرمنی کی دور دور کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے ایک ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور والہانہ نعرے لگائے۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔

پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور نے بیت العزیز میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد امیر صاحب جرمنی نے بیت کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ بیت الذکر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے نو ماہ کے عرصہ میں مکمل ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہم کو ایک سال کے اندر پانچ بیوت الذکر کی تعمیر کا ٹارگٹ دیا تھا یہ چوتھی بیت الذکر ہے جو مکمل ہوئی ہے الحمدللہ۔ اس کی تعمیر میں مردوں اور عورتوں نے اتنا کام کیا کہ ہم اس کو شمار نہیں کر سکتے۔ دن رات کام ہوا ہے اور کل رات دیر تک کام ہوتا رہا ہے جس کی وجہ سے ڈائس کا رنگ ابھی پوری طرح خشک نہیں ہوا۔ اور آج ہماری یہ سعادت ہے کہ حضور انور اس بیت الذکر کا افتتاح فرما رہے ہیں۔

اس کے بعد وقارِ عمل کے ذریعہ غیر معمولی اور نمایاں طور پر کام کرنے والے احباب جماعت کو حضور انور نے اپنے دست مبارک سے سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریڈسٹڈ (Riedstadt) میں بیت العزیز کے بابرکت افتتاح کے موقع پر احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضور انور نے تشہد اور تعوذ کے بعد فرمایا:۔

الحمدللہ! کہ اس سال میں یہ پانچویں (بیت الذکر) کا افتتاح ہے۔ یعنی گزشتہ جلسہ جرمنی سے لے کر اس جلسہ تک یہ پانچویں بیت بنتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو توفیق دی کہ یہ بیت الذکر تکمیل کو پہنچی۔ اور جیسا کہ امیر صاحب نے ابھی کہا کہ بڑی محنت سے تمام ممبران جماعت نے، احباب جماعت نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اور آج افتتاح کروانے کے لئے خاص طور پر بڑی محنت کی اور ڈائس کے بارہ میں جیسا کہ ابھی بتایا گیا کہ کافی چپکاہٹ ہے ابھی بھی۔ تو جس محنت سے اور خلوص سے آپ نے اس بیت الذکر کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ یہ عارضی خلوص اور وفا نہیں ہے جو آپ نے ایک کام سرانجام دے دیا اور ختم ہو گیا بلکہ یہ سب کام آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا ہے اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت بتایا ہے۔ اور عبادت کے لئے ہم جہاں باجماعت عبادت بجا لاسکیں۔ نمازوں کا قیام ہو سکے۔ اس کے لئے ہم بیوت الذکر بناتے ہیں۔ تو یہ جو بیت آپ نے اب بنا لی۔ اس کی مستقل خوبصورتی اور حسن اس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک آپ اس کو آباد بھی رکھیں گے۔ اور اسی محنت اور وفا اور خلوص اور عاجزی سے

(باقی صفحہ 2 پر)

عربی، سپینش، جرمن، فرنچ، چائنیز اور انگریزی کی کلاسز

☆ وقف نو لینگویج انسٹی ٹیوٹ (بیت النصرت، دارالرحمت وسطی ربوہ) میں عربی، سپینش، جرمن، فرنچ، چائنیز اور انگریزی میں تدریس کے لئے جونیئر کلاسز کے داخلے ہو رہے ہیں۔ ان کلاسز کے لئے عمر 7 تا 12 سال مقرر ہے۔ براہ کرم اپنے محلہ کے سیکرٹری صاحب وقف نو کی تصدیق کے ساتھ حسب پروگرام رجسٹریشن کے لئے تشریف لائیں۔

1۔ مورخہ 13 ستمبر بروز سوموار بوقت 5:00 بجے عربی، سپینش اور جرمن زبان میں داخلہ لینے والے واقفین نو بچے اور بچیاں تشریف لائیں۔

2۔ مورخہ 14 ستمبر بروز منگل بوقت 5:00 بجے فرنچ، چائنیز اور انگریزی زبان میں داخلہ لینے والے واقفین نو بچے اور بچیاں تشریف لائیں۔

3۔ مورخہ 18 ستمبر بروز ہفتہ سے جونیئر اور سینئر کلاسز کی باقاعدہ تدریس 5:00 بجے بعد عصر شروع ہوگی۔

(انچارج وقف نو لینگویج انسٹی ٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

✿ مکرم ڈاکٹر محمد محمود صاحب ماہر امراض جگر و معدہ مورخہ 12 ستمبر 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ وہ 3:00 بجے سہ پہر سے شام تک مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے پرچی بنوا لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

طاہر کلینک کا شیڈیول

✿ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کارکنان سلسلہ بغرض علاج بدھ کی بجائے جمعرات کے دن تشریف لائیں۔ جمعرات اور جمعہ بیرون کے مریضوں کی چھٹی ہوگی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

(بقیہ صفحہ 1)

اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری بھی کرتے رہیں گے۔ اور اس کے حکم کے مطابق ہی پانچوں وقت اس بیت الذکر کو عبادت کرنے والوں کے لئے کھلا رکھیں گے۔ اور اس میں شامل ہوں گے اور آئیں گے۔ یہاں مجھے بتایا گیا ہے تقریباً 13 فیملیاں ہیں، خاندان ہیں جو اس علاقے میں پانچ سات منٹ کے فاصلے پر ہیں۔ ان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے فجر کی نماز پر بھی آ سکتے ہیں۔ عشا کی نماز پر بھی آ سکتے ہیں۔ اگر سارا دن کام کے دوران کچھ لوگ نہ آ سکیں تو مغرب، عشا، فجر کی تین نمازوں میں بہر حال حاضری تو اچھی ہونی چاہئے۔ لیکن ظہر عصر کے لئے بھی بیت الذکر کو بہر حال کھلنا چاہئے۔ اور جو بھی امام الصلوٰۃ مقرر ہو۔ اس کا فرض ہوگا کہ وہ آئے اور بیت الذکر کو کھولے اور یہاں نماز باجماعت کا اہتمام کرے۔ حضور انور نے فرمایا: وہ نماز ہی ہے اور عبادت ہی ہے جس سے آپ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرتے ہیں اور اپنا ذاتی فائدہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ آجکل اکثر لوگ شکایت کر رہے ہوتے ہیں کہ جی ہمیں دل کی تکلیف ہوگئی۔ ہمیں فلاں بیماری ہوگئی۔ ڈپریشن ہوگیا۔ مایوسی کا شکار ہوئے ہوتے ہیں تو اگر ان سب چیزوں سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہے تو اس کا ایک علاج اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ جو تمہاری پیدائش کا میں نے مقصد بتایا ہے اس پر عمل کرو، میری عبادت کرو۔ اسی سے تم دلوں کا اطمینان بھی حاصل کرو گے اور ڈاکٹروں نے ریسرچ کی ہے کہ صبح جو جلدی اٹھنے والے ہیں۔ ان میں سے بہت کم Percentage ہوتی ہے جن کو دل کی بیماریاں ہوتی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عبادت گزار جتنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقصد تو وہ حاصل کر ہی رہے ہوں گے۔ جو ہمارا بنیادی مقصد ہے۔ اپنی ذاتی صحت کا بھی خیال رکھ رہے ہوں گے۔ اس لئے بیت الذکر کو آباد رکھیں اور عبادت بجالانے کی کوشش کریں اس طرح آپ بہت ساری بیماریوں سے بھی نجات پائیں گے اور آپ کے دل کو بھی اطمینان حاصل ہوگا۔ تو اس طرف خاص توجہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات بجالانے کی کوشش کریں اور اس میں یہ بھی حکم ہے کہ بندوں کے بھی جو حقوق ہیں وہ بھی ادا کرو تو اس چھوٹی سی جگہ پر جو بھی جماعت ہے اس کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ یہ بیت الذکر جو آپ نے بنائی یہ ایک امن کا نشان بھی ہے اس لئے پہلا فرض آپ کا بنتا ہے کہ آپس میں بھی محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارے سے رہیں۔ اور پھر اس ماحول میں، اس جگہ میں، اس معاشرہ میں جہاں آپ رہ رہے ہیں۔ وہاں بھی ہر احمدی کی طرف سے یہی اظہار ہونا چاہئے کہ وہ امن کو پھیلانے والا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا اور بندوں کی خدمت کرنے والا ہے۔ بعض لوگ ملاقاتوں کے دوران کہہ دیتے ہیں کہ جی نمازیں بھی ہم پڑھتے ہیں پھر بھی تسلی نہیں ہو رہی۔ تو نمازیں اگر پڑھ رہے ہیں تو آپ کا قصور تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اپنی نمازوں کو دیکھیں کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ادا کی جا رہی ہیں۔ کیا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جا رہی ہے اور خالص ہو کر جب اللہ تعالیٰ کی عبادت انسان کرتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بندوں کے بھی حقوق ادا کر رہا ہوتا ہے اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کریں۔ بیوت الذکر کو آباد کریں جس طرح انہوں نے کہا کہ وقار عمل کے دوران لجنہ نے اور باقی کچھ خدام نے جن کی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی انہوں نے آپ کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ جس کی وجہ سے کام میں تیزی پیدا ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا وہ تو ایک خوراک کا انتظام تھا جو آپ کی ظاہری بھوک مٹانے کے لئے تھا۔ اصل میں کام میں تیزی اس لئے پیدا ہوئی کہ آپ کے اندر ان دنوں میں ایک خاص جذبہ تھا۔ اور ایک مومن کا جذبہ عارضی نہیں ہوا کرتا۔ جب تک زندگی ہے یہ جذبہ، وفا اور اخلاص کا جذبہ قائم رہنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ آپ سب میں یہ جذبہ قائم رہے۔ اور اسی جذبے کے تحت آپ اس بیت کو بھی ہمیشہ آباد رکھیں۔ اور انسانیت کی بھی خدمت کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ جزاک اللہ۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا دعا تو نماز میں ہی ہو چکی ہے۔

خطاب کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اوپر رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حضور انور نے بیت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ اور بچیوں اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے اس دوران بچے کورس کی شکل میں خوش الحانی کے ساتھ مختلف نظمیں پڑھتے رہے۔

آخر پر حضور انور نے بیت الذکر کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد پونے سات بجے شام ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے آٹھ بجے حضور انور ''بیت السبوح'' پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو آٹھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہیں۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں کی 18 فیملیز کے 93 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ پونے نو بجے حضور انور نے 'بیت السبوح' میں مغرب و عشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

31/اگست بروز منگل

صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت السبوح' میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جو دوپہر پونے ایک بجے تک جاری رہیں۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں کی 49 فیملیز کے 228 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے بعض افراد بھی شامل تھے۔

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے مکرم منشی محمد صادق صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ منشی محمد صادق صاحب آف سندھ حال جرمنی نے 86 سال کی عمر میں 27/اگست کو صبح سوا آٹھ بجے وفات پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ سندھ میں جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ 1946ء میں آپ کو ناصر آباد سندھ میں حضرت مصلح موعود نے منشی مقرر فرمایا۔ 1974ء تک آپ کو سندھ میں مختلف جماعتی اسٹیٹس میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1974ء میں ربوہ اور پھر 99ء میں جرمنی آ گئے۔ اور یہیں وفات ہوئی۔ مرحوم ایک نیک، مخلص اور دعا گو انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر کے ساتھ حضور انور نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

☆ مکرم برکت اللہ منگلا صاحب (آف سرگودھا) آپ کو 21/اگست 2004ء کو رات کے وقت چند شر پسندوں نے گھر میں داخل ہو کر گولیوں کا نشانہ بنایا جس سے آپ موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔

☆ مکرم نصر اللہ خان ملغی صاحب مربی سلسلہ آپ نے 28 جولائی 2004ء کو اسلام آباد میں ایک حادثے میں وفات پائی۔ آپ کو لیہ میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

☆ مکرم محمد لوئیس مالا صاحب سابق امیر انڈونیشیا آپ نے 23/اگست 2004ء کو 72 سال کی عمر میں انڈونیشیا میں وفات پائی۔ آپ کو 1966ء سے 2001ء تک مختلف حیثیتوں میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔

☆ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (امیر ضلع شیخوپورہ) آپ نے مورخہ 7/اور 8/اگست کی درمیانی شب شیخوپورہ سے 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک حادثہ میں وفات پائی۔ آپ مکرم چوہدری انور حسین صاحب سابق امیر ضلع شیخوپورہ کے فرزند تھے اور ان کے بعد ضلع شیخوپورہ کے امیر مقرر ہوئے۔

☆ مکرم محمد صدیق صاحب (ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان) آپ نے 13/اگست 2004ء کو دو ماہ بیمار رہنے کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم نے 33 سال تک خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور کارکن ڈرائیور خدمات سرانجام دیں۔

☆ مکرم محمود الہ دین صاحب (آف کینیڈا) آپ نے گزشتہ دنوں کینیڈا میں وفات پائی۔ آپ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم آف سکندر آباد کے نواسے تھے۔

☆ مکرم میاں غوث محمد صاحب (آف کیلے ضلع شیخوپورہ) آپ نے 13 مئی 2004ء کو وفات پائی۔ آپ نے قبول احمدیت کے بعد نہایت اخلاص اور وفا کا نمونہ پیش کیا۔ آپ تاحیات اپنی جماعت کے صدر رہے اور امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب کی ادائیگی کے بعد پونے دو بجے حضور انور نے 'بیت السبوح' میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ چھ بجے شام فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں اس سے قبل حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ فیملی ملاقاتیں ساڑھے سات بجے تک جاری رہیں۔ جماعت جرمنی کی 29 فیملیز کے 103 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور ہندوستان کی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

ساڑھے سات بجے جرمنی، بلغاریہ اور Kosovo کے مربیان کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ جاری رہی۔ حضور انور نے مربیان سے ان کے پروگراموں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان کی کارگزاری کا جائزہ لیا۔ اور انہیں بڑی تفصیل کے ساتھ تربیتی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا اور انہیں سمجھایا کہ یہ درست ہے کہ موجودہ مغربی معاشرہ میں بہت دقتیں ہیں اور مشکلات ہیں لیکن آپ نے تربیت اور اصلاح احوال کے چیلنج کو قبول کرنا ہے اور انتھک محنت مسلسل کوشش اور دعاؤں کے ساتھ تربیت کرتے رہیں اور سمجھاتے رہیں۔ آپ کا کام نصیحت کرنا ہے اور نصیحت کرتے چلے جانا ہے اور ہرگز مایوس نہیں ہونا۔ حضور انور نے فرمایا زود رنجی اور تھک جانا اپنی ڈکشنری سے نکال دیں۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور تمام مربیان کو شرف مصافحہ بخشا۔ مربیان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت بھی حاصل کی۔

اس کے بعد درج ذیل مختلف شعبہ جات نے حضور انور کے ساتھ تصاویر کھنچوائیں۔ شعبہ حفاظت خاص، شعبہ ملاقات، شعبہ مرکزی ضیافت، لوکل امارت کی مجلس عاملہ، لوکل صدران، لوکل ضیافت، شعبہ عمومی، شعبہ ٹرانسپورٹ، رہائش، نظافت اور وقار عمل۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد آٹھ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور نے 'بیت السبوح' میں مغرب و عشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم ستمبر بروز بدھ

یکم ستمبر بروز بدھ کو فرینکفرٹ (جرمنی) سے زیورخ (سوئٹزر لینڈ) کے لئے روانگی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ سوئٹزر لینڈ کا پہلا دورہ تھا۔

صبح سوا دس بجے حضور انور 'بیت السبوح' میں اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اس سے قبل قافلہ

(باقی صفحہ 8 پر)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

نیوٹن کے علمی مجادلے اور بعض اہم ایجادات

قوانین حرکت، کشش ثقل، نیچر آف لائٹ اور کیلکولس اس کے انقلابی کارنامے ہیں

محمد زکریا ورک صاحب

(قسط دوم آخر)

دوسرا علمی مجادلہ

اتنے اعزازات اور آنرز کے باوجود بھی نیوٹن کے اندرونی غصہ اور ظاہری جوش وغضب میں کمی واقع نہ ہوئی مگر 1690ء میں اس کو نیا حریف مل گیا جس کا نام جان فلیم سٹیڈ John Flamsteed تھا جو کہ برطانیہ کا سب سے پہلا رائل اسٹرانومر تھا۔

نیوٹن اور فلیم سٹیڈ کی زندگیوں میں بہت سی باتیں مشابہت رکھتی تھیں مثلاً دونوں کے مذہبی اعتقادات اور ذاتی نظریات میں ہم آہنگی تھی۔ فلیم سٹیڈ جب تین سال کا تھا تو اس کی والدہ وفات پا گئی دونوں سکالرز نے کیمبرج میں تعلیم حاصل کی اوائل جوانی سے ہی اس کو اسٹرانومی کا شوق تھا تعلیم ختم کرنے کے بعد اس کو رائل سوسائٹی کے سیکرٹری اولڈن برگ کی سفارش پر اسٹرونومر رائل کی پوزیشن کنگ چارلس دوم نے مارچ 1675ء میں پیش کی وہ گرین اچ رصدگاہ کا استعمال ہر وقت کر سکتا تھا دونوں کئی سال تک رائل سوسائٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔

جب نیوٹن اپنی ''لونر تھیوری' (Trajectory of moon) پر ریسرچ کر رہا تھا تو اس نے فلیم سٹیڈ سے یکم ستمبر 1694ء کو ملاقات کی اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے چاند سے متعلق اپنی گوناگوں آبزرویشنز مہیا کرے تا وہ اپنی کتاب پرنسپیا کے دوسرے ایڈیشن میں لونر تھیوری کو بہتر طریق سے پیش کر سکے فلیم سٹیڈ کے پاس پچاس کے قریب ایسی آبزرویشنز تھیں جن کا لب لباب اس نے بہ طیب خاطر نیوٹن کو پیش کر دیا اس شرط پر کہ نیوٹن جو لونر تھیوری اخذ کرے اس کا ماحصل وہ سب سے پہلے فلیم سٹیڈ کو پیش کرے۔

1694ء سے لے کر 1696ء کے عرصہ میں دونوں کے درمیان 42 خطوط کا تبادلہ ہوا کچھ عرصہ بعد نیوٹن نے شکایت کی کہ وہ لونر تھیوری میں کامیابی حاصل نہیں کر سکا کیونکہ اسے غلط ڈیٹا اور آبزرویشنز دی گئی تھیں فلیم سٹیڈ نے اپنی کیلکولیشنز کو دوبارہ چیک کیا تو واقعی اس سے فروگزاشت ہو گئی تھی نیوٹن برانگیختہ ہو گیا اور اس نے مطالبہ کیا کہ فلیم سٹیڈ اسے صحیح آبزرویشنز مہیا کرے اور لالچ دی کہ وہ فلیم سٹیڈ کو اس کی اجرت بھی دے گا فلیم سٹیڈ کو یہ بات بری لگی کیونکہ وہ خود کو نیوٹن کا ہم پلہ جانتا تھا دونوں میں کشیدگی بڑھ گئی اور نفرت کی وسیع خلیج حائل ہو گئی فلیم سٹیڈ نے اپنے ایک خط میں نیوٹن کو hasty, unkind, arrogant جیسے برے الفاظ کا خطاب دیا 1713ء میں جب پرنسپیا کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا تو نیوٹن نے فلیم سٹیڈ کے سائنٹیفک ڈیٹا کو دل کھول کر استعمال کر چکا تھا مگر فلیم سٹیڈ کو ان کا کریڈٹ نہ دیا بلکہ بعد کے ایڈیشنوں میں اس کا نام بالکل خارج کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ فلیم سٹیڈ نے اپنا آبزرویشنل ڈیٹا ملکہ برطانیہ کے زبردست پریشر میں آ کر دیا تھا نیوٹن اس قدر اثر ورسوخ کا انسان تھا کہ اس نے فلیم سٹیڈ کا رائل سوسائٹی سے اخراج کروا دیا اور اس کی آبزرویشنز بھی شائع کروا دیں۔

دونوں کے درمیان یہ دشمنی تیس سال تک چلتی رہی تاوقتیکہ 1719ء میں فلیم سٹیڈ اس دنیائے فانی سے رحلت کر گیا مگر نیوٹن نے اس کو پھر بھی معاف نہ کیا اس جھگڑے میں بڑے بڑے سائنسدانوں جیسے ایڈمنڈ ہیلی نے نیوٹن کا ساتھ دیا۔

تیسرا علمی مجادلہ

نیوٹن کی تیسری علمی نوک جھونک کا تعلق اس بات سے ہے کہ کیلکولس کا اصل موجد کون تھا۔ نیوٹن یا جرمن ریاضی دان لائبنیز (1716ء-1646ء) Gottfried Leibniz؟ دونوں سکالرز کو دنیا یورپ کے سب سے عظیم عبقری تسلیم کرتی ہے۔

ہک اور نیوٹن کے درمیان کھینچا تانی کی وجہ حسد اور عناد تھا جبکہ فلیم سٹیڈ اور نیوٹن کے درمیان دشمنی کی وجہ سائنٹیفک ڈیٹا کے استعمال کا حق تھا مگر لائبنیز اور نیوٹن کے درمیان دشمنی کی وجہ یہ تھی کہ کیلکولس کا پہلا دریافت کرنے والا کون ہے؟ بیان کیا جاتا ہے کہ نیوٹن نے کیلکولس 1665ء میں از خود دریافت کی جب کہ لائبنیز نے 1673ء کے لگ بھگ مکمل تنہائی میں کسی دوسرے شخص کی مدد کے بغیر ریاضی میں Infinite Series کی تکنیک ایجاد کی اس کو نوٹیشنز آج بھی رائج الوقت ہیں۔

1673ء میں ہی لائبنیز لندن وزٹ کیلئے آیا تو اس کی ملاقات اولڈن برگ (رائل سوسائٹی کے صدر) سے ہوئی اولڈن برگ کے ذریعہ اس کی ملاقات لندن کے سرکردہ سائنس دانوں سے ہوئی اس کے علاوہ ایک پبلشر جان کولنز John Collins سے بھی ملا جس نے پانچ سال قبل نیوٹن سے کہا تھا کہ علم ریاضی پر اس نے جو تحقیق کی ہے وہ اسے شائع کرے مگر نیوٹن اس تجویز سے متفق نہ ہوا۔ البتہ اولڈن برگ نے نیوٹن کو اس بات پر رضامند کر لیا کہ وہ لائبنیز کے ساتھ خط وکتابت کرے کیونکہ اسے ریاضی کے چند مسائل سے سامنا ہے۔ چنانچہ نیوٹن نے جون 1676ء میں ایک گیارہ صفحات کا خط لکھا پھر اکتوبر 1676ء میں اس نے ایک اور خط لکھا جو انیس صفحات پر مشتمل تھا ان خطوط میں نیوٹن نے لائبنیز کو اپنی ریاضی میں کی ہوئی دریافتوں سے آگاہ کیا اور اسے بتلایا کہ ان ڈسکوریز کو چند سال پیشتر کر چکا تھا مگر اس نے کیلکولس کا ذکر عمداً نہ کیا تا کوئی اور اس کے آئیڈیاز کو چرا نہ لے اس خط میں اس نے ایک Encrypted پیغام بھی شامل کر دیا۔

نیوٹن کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ لائبنیز بھی اس قسم کی دریافت کر چکا ہے شومئی قسمت سے ڈاک کا نظام بہتر نہ ہونے کے باعث لائبنیز کو دوسرا خط جون 1677ء میں جرمنی میں ملا۔ اتفاقاً لائبنیز کو دوبارہ لندن وزٹ کے لئے آنا پڑا اور اسکی ملاقات پبلشر جان کولنز سے ہوئی اور اس کے دفتر میں لائبنیز کو وہاں موجود کتابوں، رسالوں، خطوط اور مسودات دیکھنے کا موقعہ ملا ان کاغذات میں نیوٹن کے کیلکولس کے موضوع پر مسودات بھی شامل تھے۔ اس نے ان کاغذات سے جی بھر کر نوٹس بنائے نیوٹن کو جب اس چیز کا علم ہوا تو اس نے لائبنیز پر الزام لگایا کہ اس نے اس کے مسودات پبلشر کی مدد سے پڑھ کر اس کے آئیڈیاز چرا لئے ہیں جب کہ لائبنیز کا کہنا تھا کہ اس نے نیوٹن کے رزلٹ نہ کہ میتھڈ کو استعمال کیا ہے اس نے مزید صفائی یہ پیش کی کہ اس موضوع پر اس نے Fundamental Concepts 1684ء میں ایک جرنل میں شائع کئے جو یونیورسٹی آف لیپ زگ شائع کرتی تھی اور تین سال بعد نیوٹن نے 1687ء میں پرنسپیا کتاب میں یہ کنسپٹ پیش کئے مگر نیوٹن اس پر الزام عائد کرتا رہا کہ وہ علمی سرقہ کا مرتکب ہوا ہے کیونکہ اس کا گمان تھا کہ دس سال قبل اس نے جو میٹریل اولڈن برگ اور کولنز کو دیا تھا انہوں نے وہ لائبنیز کو مہیا کر دیا تھا۔

نیوٹن یہ بات برداشت نہ کر سکتا تھا کہ جو چیز اس نے دریافت کی ہے وہ کوئی اور آزادانہ طور پر دریافت کر لے اس بارہ میں اس کا مشہور مقولہ یہ ہے کہ Second inventors count for nothing دونوں کے درمیان یہ نزاعی مسئلہ چالیس سال تک چلتا رہا۔ نیوٹن کو اس بات کا پختہ یقین تھا کہ کیلکولس کے لئے تمام انفارمیشن سوسائٹی صدر نے اس کے حریف کو دی تھی۔

نیوٹن نے اس بات کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے گیارہ افراد پر ایک کمیٹی تشکیل دی چونکہ وہ سوسائٹی کا صدر تھا اس لئے ان افراد میں چھ اس کے ہمدرد اور حامی تھے کمیٹی نے چھ ہفتہ کے بعد رپورٹ پیش کی جو کہ جدید تحقیق کے مطابق نیوٹن نے خود لکھی تھی کیونکہ کمیٹی کے ممبران میں سے کسی ایک کے بھی اس پر دستخط نہ تھے مگر رپورٹ میں حتمی طور پر یہ بات لکھی گئی تھی کہ کیلکولس کا موجد نیوٹن ہے مزے کی بات یہ ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ کا ڈرافٹ بھی نیوٹن کے ہینڈ رائیٹنگ میں تھا لائبنیز کو اس کمیٹی کی رپورٹ کا علم جنوری 1713ء میں ہوا تو اس نے کسی غم وغصہ کا اظہار نہ کیا بلکہ اپنے دوست جان برنولی کے ساتھ مل کر اس کا جواب رسالہ Charta Volans کے نام سے شائع کیا۔

صلح کی کوشش

بہت سارے لوگوں نے یورپ کے ان عبقریوں اور صف اول کے نیچرل فلاسفرز کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی مگر نیوٹن کی خوددار طبیعت کے پیش نظر یہ ممکن نہ ہو سکا اس میں ڈپلومیٹک سکلز بالکل مفقود تھیں جوں جوں وہ عمر رسیدہ ہوتا گیا اس میں چڑچڑاپن زیادہ آتا گیا اس کے نزدیک گویا وقت زخم مندمل نہیں کر سکتا تھا اس میں عفو اور درگزر کے جوہر کم تھے حتیٰ کہ وہ دن بھی آیا کہ برطانیہ کے بادشاہ کنگ جارج نے 1716ء میں اس کو حکم دیا کہ وہ لائبنیز کو صلح کا عریضہ روانہ کرے اس نے یہ خط تو لکھ دیا مگر یہ بھی الزامات کا پلندہ تھا ادھر لائبنیز بیمار اور لاغر ہو چکا تھا اس میں اتنی انرجی نہ تھی کہ جواب لکھ سکے وہ گمنامی کی حالت میں موت کی آغوش میں چلا گیا اس کا جنازہ محل کے ایک ملازم نے پڑھا جبکہ نیوٹن کی وفات 20 مارچ 1727ء کو ہوئی اس کو گنٹھیا اور پھیپھڑوں کی سوزش کا مرض لاحق تھا اس کے جنازے میں بڑے بڑے رؤسا، وزراء، سکالرز اور عوام نے شرکت کی وہ پہلا سائنسدان تھا جس کو عزت وتقریم سے ویسٹ منسٹر قبرستان میں دفنایا گیا۔

آج اس واقعہ کے تین سو سال بعد انسان جب اس کا تجزیہ کرتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ نیوٹن نے کیلکولس تو ایجاد کر لی تھی مگر اس نے اس کا ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا حالانکہ جان کولنز نے 1674ء میں اس سے کہا تھا کہ وہ اپنی ریسرچ شائع کر دے تا اس کا سہرا کوئی اور اپنے سر نہ باندھ لے مگر نیوٹن نہ مانا اس دور میں وہ ہک کے ساتھ تھیوری آف کلر کے مخمصے میں مصروف تھا اس کے برعکس لائبنیز نے اس دریافت کا ذکر اپنے ہم عصر سائنسدانوں سے کیا تھا۔

دونوں کے درمیان یہ نوک جھونک 44 سال تک چلتی رہی اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ نیوٹن وہ پہلا شخص تھا جس نے کیلکولس ایجاد کی مگر لائبنیز پر علمی سرقے کا الزام رد کیا جاتا ہے۔ بلکہ لائبنیز نے جو علم ایجاد کیا یعنی Algorithm وہ اب بھی عرف عام میں زیادہ مقبول ہے۔

پرنسپیا کتاب کے مزید ایڈیشنوں میں اس نے ہک اور فلیم سٹیڈ کے نام حزف کر دیئے باوجودیکہ اس نے ان سکالرز کے آئیڈیاز، کانسپٹ اور ڈیٹا کو استعمال

باقی صفحہ 4 پر

سجاد احمد خالد صاحب

بہشتی مقبرہ پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہے

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں دو قسم کے نظام جاری فرمائے ہیں۔ ایک ظاہری نظام ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عقلمند لوگ اس نظام پر غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کو سمجھ کر اس کے بالمقابل متوازن روحانی نظام کو سمجھنے کی سعی کرتے ہیں جہاں تک ظاہری نظام کا تعلق ہے اس میں آسمان۔ سورج۔ چاند۔ ستارے ۔زمین۔ سمندر۔ دریا۔ نہریں۔ پھل۔ پھول۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات ۔چرند۔ پرند۔ درند وغیرہ وغیرہ موجود ہیں۔ بعینہٖ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے جو روحانی نظام قائم کیا ہے اس میں بھی یہ سب باتیں روحانی طور پر موجود ہیں مثلاً ظاہری نظام کا سورج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی نظام کا بھی ایک سورج قرار دیا ہے اور وہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسی طرح ایک چاند ہے۔ ظاہری نظام میں ستارے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے متعلق فرمایا کہ وہ ستاروں کی مانند ہیں۔

ظاہری نظام میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان تجارت کرتا ہے روحانی نظام میں بھی اللہ تعالیٰ نے تجارت کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین سے تجارت کرتا ہے مومنوں سے ان کے نفوس اور اموال خریدتا ہے اور اس کے بدلے میں ان کو جنت عطا کرتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں مومن کبھی بھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ اس تجارت میں انسان زمین مکان کی خرید وفروخت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس تجارت کے ذریعہ مومنین کو بھی زمین عطا کرتا ہے بالا خانے اور عظیم الشان محلات عطا کرتا ہے جو اس کی روح کے لئے سکینت کا باعث بنتے ہیں۔

اس روحانی تجارت کو آج حضرت مسیح موعود کے ذریعہ پھر قائم کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو رویا اور کشوف کے ذریعہ دکھایا کہ جماعت کے وہ لوگ جو اپنے مال کو خدا کے راستہ میں خرچ کریں گے ان کو عظیم الشان جگہ عطا کی جائے گی اس جگہ کا نام آپ نے بہشتی مقبرہ رکھا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ:- بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں دنیا ایک انقلاب کے لئے تیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔

اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی ہے کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک اور جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں تب سے مجھے ہمیشہ یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التواء میں رہی اب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 316)

حضرت مسیح موعود مزید اس بہشتی مقبرہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

”اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرمایا (۔) یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 318)

پس بہشتی مقبرہ اللہ تعالیٰ کی منظور شدہ جگہ ہے اور ہر قسم کی رحمتوں کے اترنے کی جگہ ہے۔ جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ۔ لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجارت کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے نفوس اور مال قربان کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں لازماً بہشتی جگہ عطا فرمائے گا اسی طرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

”تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت دین (۔) احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق۔ کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 319)

کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو مامور زمانہ کی بات کو سنتے اور اس روحانی تجارت جو ان کو اس دنیا اور آخرت میں بھی کئی گنا زیادہ نفع دے گی شامل ہوتے ہیں۔ کیونکہ دنیا آخر دنیا ہی ہے ایک نہ ایک دن اس دنیائے فانی کو چھوڑنا ہی ہے لیکن کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنا گھر آخرت میں بنالیا جنہوں نے اپنی اپنی قربانی کے مطابق پلاٹ خرید لیا ۔ یہ حتمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کے مال کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ حضرت مسیح موعود ایسے لوگوں کو ان الفاظ میں خوشخبری دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ:۔

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 308)

حضرت مصلح موعود اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 1948ء میں فرماتے ہیں کہ:۔

”پس ہر شخص کو چاہئے کہ وہ وصیت کر دے اور اس طرح دنیا کو بتا دے کہ قادیان کے نکلنے سے ہمارا ایمان کمزور نہیں ہوا۔ بلکہ ہم اپنے ایمان میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ مقبرہ بہشتی کے وعدے دنیا کے ہر گوشہ میں ہم کو ملتے رہیں گے.........ان کے لئے کم از کم ایمان کا مظاہرہ یہ ہو گا کہ وہ وصیت کر دیں۔ کوئی مرد۔ کوئی عورت اور کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔“

الہام کی صداقت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

موجودہ زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو سرخی کے چھینٹوں والا کشف دکھایا گیا۔ تو سرخی کے چھینٹے نہ صرف آپ کی قمیص پر پائے گئے بلکہ ایک قطرہ میاں عبداللہ صاحب سنوری کی ٹوپی پر بھی آ گرا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس نشان میں ان کو بھی شریک کر لیا۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں مجھے بتایا گیا کہ آج رات حضرت مسیح موعود پر یہ الہام نازل ہوا ہے کہ انی مع الافواج اتیک بغتۃ ۔ صبح حضرت مسیح موعود نے اشاعت کے لئے اپنے الہامات لکھ کر دیئے تو اتفاقاً آپ کو یہ الہام لکھنا یاد نہ رہا۔ میں نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ مجھے تو آج رات ایک فرشتہ نے بتایا تھا کہ آپ کو یہ الہام ہوا ہے کہ انی مع الافواج اتیک بغتۃ مگر آپ نے جو الہامات لکھے ہیں ان میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے مجھے یہ الہام ہوا تھا مگر لکھنا یاد نہیں رہا۔ پھر آپ اندر سے اپنے الہامات کی کاپی اٹھا لائے اور مجھے فرمایا کہ دیکھو اس میں میں نے یہ الہام درج کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس الہام کو بھی اخبار میں شائع کروا دیا۔ اب دیکھو ادھر ایک الہام حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا ہے اور ادھر اللہ تعالیٰ مجھے بھی بتا دیتا ہے کہ ان الفاظ میں آپ پر الہام نازل ہوا اور صبح معلوم ہوتا ہے کہ بات بالکل درست تھی۔ (تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 115-116)

علمی جھگڑوں کا فائدہ

لائبنیز اور نیوٹن کے درمیان علمی مجادلے کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ اس سے آج کے ماڈرن دور میں سائنسی آئیڈیاز کو شائع کرنے کا طریق کار طے ہوا آجکل جب کوئی سائنسی مقالہ کسی جرنل جیسے نیچر یا سائنس کے دفتر میں پہنچتا ہے تو یہ دو ریفریز کو بھیج دیا جاتا ہے جو اس مقالہ میں کئے جانے والے انکشافات یا تھیوریز پر تنقید کرتے اور یا تو اس کی تائید کرتے یا رد کر دیتے اگر ریفریز تائید کریں تو یہ رسالہ میں شائع ہو جاتا مگر اس کے ساتھ مبسوط ریفرینسز شائع کئے جاتے ہیں یوں علمی سرقہ کے چانس کم ہو جاتے اور قطعی طور پر طے ہو جاتا ہے کہ کسی تھیوری کا پہلا پیش کرنے والا کون تھا۔

References:

("Acid Tongues and Tranquil Dreamers" by Michael White, New York, 2001.)

("Isaac Newton" by Michael White, 1997.)

("Collier Encyclopedia", Volume-18)

بقیہ صفحہ 3

کیا تھا اسی طرح 1726ء میں جو ایڈیشن شائع ہوا اس میں لائبنیز کا نام بھی حذف کر دیا گیا۔

مشعل راہ

خطبہ ادب سے سننا چاہئے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ایک چھوٹا سا ادب خطبہ کو توجہ سے سننا ہے۔ اور میں کئی بار اس کی طرف توجہ بھی دلا چکا ہوں مگر میں نے دیکھا ہے لوگ برابر باتیں اور اشارے کرتے رہتے ہیں اور اساتذہ یا دوسرے لوگ کوئی اخلاقی دباؤ نہیں ڈالتے کہ جس سے اصلاح ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ عادت ہمیشہ ہی چلتی چلی جاتی ہے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا میں خطبہ پڑھ رہا تھا۔ ایک شخص کو میں قریباً پندرہ منٹ تک دیکھتا رہا۔ کہ وہ اپنے ایک بعد میں آنے والے دوست کو برابر اشارے کرتا رہا۔ کہ آگے آ جاؤ۔ اگر بچپن میں ماں باپ یا استاد یا دوسرے لوگ اسے یہ بتاتے کہ یہ نا جائز ہے اور کہ جب تمہاری اپنی ہدایت کا سوال پیدا ہو جائے تو دوسرے کو گمراہی سے بچانے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ تو وہ اس گناہ کا مرتکب نہ ہوتا۔ یہ اس جوش کی وجہ سے کہ دوست آگے آ جائے۔ اور خطبہ سن لے اسے اشارے کرتا تھا لیکن وہ شرم کی وجہ سے آگے نہ بڑھتا تھا۔ اور اگر یہ مسئلہ بچپن سے ہی اس کے ذہن نشین ہوتا تو کبھی دوسری طرف اس کی نظر ہی خطبہ کے دوران میں نہ اٹھتی۔ اور اس طرح کسی کو اشارے کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اور یہ دوسرے کی ہدایت کے جوش میں خود گمراہی کا مرتکب نہ ہوتا۔ یہ تربیت سے تعلق رکھنے والے مسائل ہیں۔ اور ان سے آوارگی دور ہوتی ہے۔ پھر بچہ کو ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھنا چاہئے۔ میں کھیل کو بھی کام ہی سمجھتا ہوں یہ کوئی آوارگی نہیں۔ آوارگی میرے نزدیک فارغ اور بیکار بیٹھنے کا نام ہے۔ یا اس چیز کا کہ باہوں میں باہیں ڈال لیں اور گلیوں میں پھرتے رہے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے کہ بچے یا پڑھیں یا کھیلیں یا کھائیں اور یا سوئیں۔ کھیل آوارگی نہیں۔ اس لئے اگر وہ دس گھنٹے بھی کھیلتے ہیں تو کھیلنے دو۔ اس سے ان کا جسم مضبوط ہوگا اور آوارگی بھی پیدا نہ ہوگی۔ پس کھیلنا بھی ایک کام ہے جس طرح کھانا اور سونا بھی کام ہے۔ مگر خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ جماعت کے بچوں میں یہ آوارگی پیدا نہ ہو۔ کسی کو یونہی پھرتے دیکھیں تو اس سے پوچھیں کہ کیوں پھر رہا ہے۔ اگر باز نہ آئے تو محلہ کے پریذیڈنٹ کو رپورٹ کریں۔ اور ان سب باتوں کے لئے اصول وضع کریں۔ جن کے ماتحت کام ہو۔ میں نے دیکھا ہے کئی لوگ گھنٹوں دکانوں پر بیٹھے فضول باتیں کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر اسی وقت کو وہ (دعوت الی اللہ) میں صرف کریں تو کئی لوگوں کو احمدی بنا سکتے ہیں لیکن فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اور اگر کام کے لئے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں۔ حالانکہ اگر فرصت نہیں ہوتی تو دوکانوں پر کس طرح بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور ذریعہ اصلاح کا یہ بھی ہے کہ بیٹھ کر علمی اور دینی باتیں کی جائیں۔ اچھے انداز میں گفتگو کرنا بھی ایک خاص فن ہے۔ ایسی مجلسوں میں علمی اور دینی باتیں ہوں لیکن بحث مباحثہ نہ ہو۔ اس چیز کو بھی میں آوارگی سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک یہ بات سب سے زیادہ دل پر زنگ لگانے والی ہے۔ مباحثہ کرنے والوں کے مدنظر تقویٰ نہیں بلکہ مدمقابل کو چپ کرانا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ مباحثات سے بچتا ہوں اور میری تو یہ عادت ہے کہ اگر کوئی مباحثانہ رنگ میں سوال کرے تو ابتداء میں ایسا جواب دیتا ہوں کہ کئی لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کسی سوال پر پہلے پہل میرا جواب سن کر یہ خیال کیا کہ شاید میں جواب نہیں دے سکتا۔ اور دراصل ٹالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر جب کوئی پیچھے ہی پڑ جائے تو میں جواب کی ضرورت محسوس کرتا ہوں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا جواب دیتا ہوں کہ وہ بھی اپنی غلطی محسوس کر لیتا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 107)

تعارف کتب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات پر مشتمل پہلی جلد

خطبات طاہر جلد اول

نام کتاب: خطبات طاہر جلد اول
اشاعت: طبع اول (جولائی 2004ء)
ناشر: طاہر فاؤنڈیشن
قیمت: 150 روپے
صفحات: 507

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے دوسرے روز طاہر فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا جس کا بنیادی مقصد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے علمی فیضان کی تدوین و اشاعت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عظیم سنہری دور خلافت میں تائید و نصرت الٰہی کے عظیم الشان جلوے ظاہر ہوئے اور ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کی نوید لے کر آیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جہاں دین حق کے فتح نصیب جرنیل کی طرح مخالفین کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کے مدلل و مسکت جوابات دیئے اور دین حق کی عظمت و برتری دلائل اور براہین سے ثابت کی وہاں آپ کے تبحر علمی کا اظہار آپ کے خطبات جمعہ، تقاریر جلسہ سالانہ و اجتماعات، درس القرآن، مجالس سوال و جواب، مجالس عرفان، ہومیو پیتھی لیکچرز احمدیہ ٹیلی ویژن کے مختلف پروگراموں میں شمولیت، عالمی ذرائع ابلاغ کے نمائندگان کے ساتھ انٹرویوز اور تصانیف کی صورت میں ہوا۔

طاہر فاؤنڈیشن کو خطبات طاہر جلد اول شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے جو 29 خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ اس کے پیش لفظ میں محترم شیخ مظفر احمد صاحب چیئرمین طاہر فاؤنڈیشن تحریر کرتے ہیں:۔

"خطبات طاہر جلد اول حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات جمعہ 1982ء پر مشتمل ہے۔ اسی سال حضور خلافت کی خلعت سے سرفراز ہوئے اور 11 جون 1982ء کو خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس سال آپ دورہ یورپ پر بھی تشریف لے گئے۔ دورہ یورپ میں آپ نے پانچ خطبات جمعہ انگریزی زبان میں ارشاد فرمائے جن میں سے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 13 راگست 1982ء بمقام کوپن ہیگن ڈنمارک کا آڈیو متن میسر نہیں ہوسکا۔ اس کا خلاصہ بزبان اردو شامل اشاعت ہے جبکہ حضور کے دیگر خطبات کے انگریزی متن اور ان کے اردو تراجم دونوں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں شائع کئے جارہے ہیں۔ انگریزی متن کتاب کے بائیں طرف شائع کئے جارہے ہیں جبکہ ان کے اردو تراجم مسلسل ہیں"۔

زیر تبصرہ کتاب حقائق و معارف کا انمول علمی خزانہ ہے جس کے آخر پر 61 صفحات پر مشتمل فہرست اشاریہ نے اس کتاب سے استفادہ کو بہت سہل بنا دیا ہے۔ اس کا مطالعہ احباب جماعت کے علم و عرفان میں اضافہ اور روحانی ترقیات کا بہترین ذریعہ ہے اس لئے تربیتی نقطہ نگاہ سے اس کتاب کی ہر احمدی گھرانہ میں موجودگی بہت ہی مفید اور بابرکت ہوگی۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ طاہر فاؤنڈیشن کی اس مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ادارہ کے جملہ ممبران کو اپنے بے پایاں افضال سے نوازتا چلا جائے۔

(اے۔ایس۔خان)

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے گلے لگایا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 8 مئی 87ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی وفات کی خبر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

میرے لئے بطور خاص یہ ایک نہایت ہی صبر آزما خبر تھی کیونکہ حضرت پھوپھی جان کی خواہش تھی اور میں جانتا ہوں کہ یہ میری خواہش کے جواب میں تھی یعنی جو میرے دل میں اُن کی محبت تھی اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ خواہش پیدا کی کہ وہ مجھے دوبارہ دیکھیں اور اپنے گلے لگائیں۔ چنانچہ انہوں نے بارہا اپنے خطوں میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں دوبارہ تمہیں دیکھوں اور خود گلے لگا سکوں۔

اس ضمن میں حضور نے اپنے چند روز قبل دیکھے ہوئے ایک خواب کا ذکر فرمایا جس میں حضرت بوزینب بیگم صاحبہ (والدہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) خواب میں آئی ہیں اور حضور سے گلے لگتی ہیں اور اس کے بعد یہ مضمون ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود نہیں ملنے آئیں بلکہ ملانے آئی ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک خیمے میں سے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ باہر آتی ہیں اور حضور کو ایک لمبے وقت تک گلے لگاتی ہیں کہ حقیقت کا خیال ہونے لگتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اس سے طبیعت میں غم بھی پیدا ہوا کیونکہ حضرت بوزینب بیگم صاحبہ کی آمد میں غم کی خبر تھی لیکن میری توجہ اس طرف نہیں کی گئی کہ یہ آپ کی شدید خواہش کی تکمیل کا اظہار ہوا ہے اور یہ آخری معانقہ ہے۔

(ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ مئی 87ء ص 3)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37462 میں ملک عمران عامر ولد ملک غلام سرور قوم چوہان پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت 1996ء ساکن مدینہ کالونی مدھرانوالہ روڈ حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک عمران عامر مدینہ کالونی مدھرانوالہ روڈ حافظ آباد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید وصیت نمبر 27483 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر خالد محمود وصیت نمبر 31300

مسل نمبر 37463 میں خالد داؤد راجہ ولد راجہ فخر الدین قوم راجپوت پیشہ انجینئر ملازمت FFC عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-12 ایف ایف سی ضلع گھوٹکی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1۔ موٹر کار ٹویوٹا مالیتی -/940000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/1800000 روپے تقریباً۔ 3۔ گھریلو سامان -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد داؤد راجہ گواہ شد نمبر 1 حافظ فاروق احمد ولد میاں خان محلہ احمدیاں کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 26824

مسل نمبر 37464 میں عائشہ خالد زوجہ خالد داؤد راجہ قوم جٹ پیشہ گھریلو خاتون عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-12 FFC ضلع گھوٹکی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولے مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ خالد گواہ شد نمبر 1 خالد داؤد راجہ خاوند موصیہ D-12 FFC ماتھیلو میر پور گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 26824

مسل نمبر 37465 میں مہک خالد بنت خالد داؤد راجہ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-12- FFC میر پور ماتھیلو ضلع گھوٹکی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مہک خالد گواہ شد نمبر 1 خالد داؤد راجہ ولد موصیہ FFC-D-12 میر پور ماتھیلو گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 26824

مسل نمبر 37466 میں نازک خالد بنت خالد داؤد راجہ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈی 12 ایف ایف سی ضلع گھوٹکی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نازک خالد گواہ شد نمبر 1 خالد داؤد راجہ ولد موصیہ F.F.C D-12- میر پور ماتھیلو گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 26824

مسل نمبر 37467 میں محمد عمر قمر ولد محمد احمد قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی 44 بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عمر قمر گواہ شد نمبر 1 مرزا حفیظ الرحمن ولد عبدالعزیز مکان نمبر 1414 گلی نمبر 15 L.AC-2- محمود آباد کراچی نمبر 44 گواہ شد نمبر 2 ملک طاہر احمد خان ولد خداداد خان F-75 بلاک نمبر 6 پی ای سی ایچ ایس کراچی

مسل نمبر 37468 میں ڈاکٹر عبدالقدیر ولد عبدالرشید قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ ڈیفنس رقبہ 1000 گز 47/22 فیز VII کراچی مالیت -/10000000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر C85 رقبہ 600 گز مالیت -/5000000 روپے۔ 3۔ مکان نمبر B-240 رقبہ 141 گز مالیت -/2000000 روپے۔ 4۔ گاڑی سوزوکی مارگلہ -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر عبدالقدیر گواہ شد نمبر 1 چوہدری عطاء الرحمن محمود ولد محمد طفیل 5/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد مولوی محمد 148۔ جمیر ٹاؤن کراچی

مسل نمبر 37469 میں مرزا محمد اسلم ولد حکیم میاں اشرف قوم مغل پیشہ ریٹائرڈ بینکر عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 478/8 عزیز آباد مالیتی -/1400000 روپے۔ 2۔ انویسٹمنٹ فنڈز -/1600000 روپے۔ 3۔ کار -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا محمد اسلم گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق مغل وصیت نمبر 16440 گواہ شد نمبر 2 ملک رشید احمد ریحان 812/8 عزیز آباد کراچی وصیت نمبر 18570

مسل نمبر 37470 میں منیر احمد واہلہ ولد چوہدری محمد امین واہلہ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 16 ایکڑ مالیت -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/62400 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد واہلہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد واہلہ وصیت نمبر 30729 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 37471 میں شمیم اختر زوجہ منیر احمد واہلہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 3 ایکڑ مالیت -/150000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/2000 روپے۔ 3۔ بھینس ایک عدد مالیت -/25000 روپے۔ 4۔ طلائی زیورات ایک تولہ مالیت -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمیم اختر گواہ شد نمبر 1 منیر احمد واہلہ خاوند موصیہ نسیم آباد فارم میرپور خاص گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 37472 میں توصیف احمد بھٹی ولد حنیف احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد توصیف احمد بھٹی گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد بھٹی وصیت نمبر 33404 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 37473 میں احمد ندیم ظفر ولد محمد ابراہیم قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد ندیم ظفر گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم وصیت نمبر 21047 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 37474 میں سالک خورشید ولد مبشر احمد قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمرکوٹ شہر ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سالک خورشید گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد والد موصی نزد پوسٹ آفس عمرکوٹ شہر گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 37475 میں شمع نسرین زوجہ محمد داؤد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/6000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمع نسرین گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27313 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد بوٹے خان باندھی ضلع نواب شاہ وصیت نمبر 15354

مسل نمبر 37476 میں عارفہ کنول بنت داؤد احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عارفہ کنول گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27313 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد رانا وصیت نمبر 15354

مسل نمبر 37477 میں فوقیہ شبیر گھمن زوجہ شبیر احمد گھمن قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 5 ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 12 عدد مالیتی -/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فوقیہ شبیر گھمن چک نمبر 5 P/O گولارچی ضلع بدین گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ مربی سلسلہ ضلع بدین وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 انیس احمد غوری معلم وقف جدید چک نمبر 5 احمد آباد ضلع بدین

مسل نمبر 37478 میں بشیر احمد گھمن ولد نذیر احمد گھمن قوم گھمن پیشہ زراعت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5 چک احمد آباد ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 12 ایکڑ واقع چک نمبر 5 احمد آباد ضلع بدین مالیتی .... 2۔ موٹر سائیکل مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد گھمن چک نمبر 5 احمد آباد ضلع بدین گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ مربی سلسلہ ضلع بدین وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950

خوشی کی تقاریب

☆ سیدنا حضرت مصلح موعود کے ایک ارشاد کے مطابق خوشی کی تقاریب پر بیوت الذکر کے لئے چندہ ادا کرنا خوشی کی تقاریب کو زیادہ بابرکت اور خوش آئند بنانے کا موجب ہوگا۔ اس لئے احمدی گھرانے حضور کی اس تحریک پر بھی لبیک کہہ کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت ٹیچر
سپوکن انگلش لینگوئج اور تدریس کا تجربہ ہو۔ فوری رابطہ کریں
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگوئج سٹڈیز
کالج روڈ ربوہ فون: 212088

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

ثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیژن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

(بقیہ صفحہ 2)

کی روانگی کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ سوئٹزر لینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی 'بیت السبوح' جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ ہلا کر دعاؤں کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

فرینکفرٹ سے جرمنی اور سوئٹزر لینڈ کے بارڈر Basel کا فاصلہ 325 کلومیٹر ہے۔ اور پھر اس بارڈر سے زیورخ کا فاصلہ 100 کلومیٹر ہے۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مربی انچارج جرمنی اور ڈاکٹر محمود طاہر صاحب جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی حضور انور کو بارڈر تک چھوڑنے اور الوداع کرنے کے لئے آئے تھے۔ دوسری طرف سوئٹزر لینڈ سے مکرم طاق ولید صاحب امیر جماعت سوئٹزر لینڈ صداقت احمد صاحب مربی انچارج سوئٹزر لینڈ اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور عاملہ کے بعض عہدیداران حضور انور کے استقبال کے لئے بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود کے اندر 20 کلومیٹر تک Bel-Balingen کے مقام پر پہنچے تھے۔ ایک بجکر بیس منٹ پر قافلہ اس مذکورہ مقام پر پہنچا۔ جہاں سوئٹزر لینڈ سے آنے والے وفد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے امیر صاحب سوئٹزر لینڈ سے گفتگو فرماتے رہے۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے وفد نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور یہاں سے حضور انور کو آگے روانہ کرنے کے بعد وہ واپس فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے زیورخ سوئٹزر لینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ 20 کلومیٹر کے سفر کے بعد بارڈر کراس کر کے سوئٹزر لینڈ کی حدود میں داخل ہوئے۔ بارڈر سے زیورخ کا فاصلہ 100 کلومیٹر ہے۔

ملک سوئٹزر لینڈ یورپ کے وسط میں واقع ہے۔ اس کے مغرب میں فرانس ہے شمال کی جانب دریائے رائن (Rhein) اسے جرمنی سے الگ کرتا ہے جب کہ اس کا مشرقی پڑوسی آسٹریا ہے۔ جنوب میں کوہ الپس نے اسے اٹلی سے الگ کر رکھا ہے۔ دلکش نظاروں میں گھرا ہوا خوبصورت شہر بیرن اس کا دارالحکومت ہے۔ اس کے دیگر شہروں میں زیورخ اور جنیوا کافی مشہور ہیں۔

اس ملک کا نصف سے زیادہ حصہ حسین پہاڑی جنگلات اور برف پوش چوٹیوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ بیس فیصد حصہ سرسبز و شاداب گھاس کے قطعات پر مشتمل ہے۔ اس ملک میں لاتعداد خوبصورت جھیلیں ہیں۔ اس ملک کا قدرتی حسن سیاحوں کی کشش کا موجب ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ یہاں کے دلکش قدرتی نظاروں کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بجکر بیس منٹ پر بیت محمود زیورخ پہنچے۔ بیت الذکر کے بالمقابل واقع ایک چرچ Balgrist کا کیونٹی ہال جماعت نے حاصل کیا ہوا تھا۔ جب حضور انور کی گاڑی یہاں پہنچی تو سوئٹزر لینڈ کی 15 جماعتوں کے آئے ہوئے ساڑھے چار صد سے زائد احباب نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ بچیاں ایک ہی رنگ کے خوبصورت لباس میں ملبوس اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور سوئٹزر لینڈ کا قومی جھنڈا لہراتے ہوئے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ بہت دلربا منظر تھا۔ احباب جماعت کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں تھے کیونکہ 12 سال بعد خلیفۃ المسیح اس ملک میں تشریف لائے۔ قبل ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1992ء میں اس ملک کا دورہ فرمایا تھا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور ان کے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

حضور انور کے استقبال کے لئے درج ذیل سرکاری شخصیات بھی 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اس کیمونٹی ہال میں پہنچی تھیں۔

1۔ ڈائریکٹر آف ایمنسٹی برن۔ 2۔ میئر آف نیوشٹل۔ 3۔ ڈائریکٹر آف سوشل ویلفیئر۔ 4۔ چانسلر آف نیوشٹل۔ 5۔ ڈائریکٹر آف ریڈ کراس۔ 6۔ ڈائریکٹر آف نیشنل انشورنس کمپنی۔ 7۔ ہیڈ آف ایمنسٹی انٹرنیشنل۔ 8۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی مہمانوں سے مصافحہ فرمایا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان سے گفتگو بھی فرمائی۔ بچے اور بچیاں مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ازراہ شفقت بچوں کے پاس آ کر کھڑے رہے اور پھر بیت محمود زیورخ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کی رہائش بیت الذکر سے ملحقہ مشن ہاؤس میں ہے۔

بیت محمود زیورخ (Zurich) Riesbaeh علاقہ میں واقع ہے۔ اس کا سنگ بنیاد 25 اگست 1962ء کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے خصوصی دعاؤں کے ساتھ رکھا تھا۔ بیت مبارک قادیان کی ایک اینٹ منگوائی گئی تھی جو آپ نے بطور سنگ بنیاد نصب کی تھی۔ بیت الذکر کی تعمیر اور تکمیل کے بعد 22 جون 1963ء کو حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس کا افتتاح فرمایا۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے کیونٹی ہال میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت سوئٹزر لینڈ کی 15 جماعتوں سے 40 فیملیز کے 196 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

2 ستمبر بروز جمعرات

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے بیت محمود زیورخ میں نماز فجر پڑھائی۔ دو بجے حضور انور نے کیونٹی ہال میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے قبل حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

بعد از سہ پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے کیونٹی ہال میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

درخواست دعا

☆ مکرم محمد اعظم صاحب محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم محمد شفیع صاحب سابق محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو مورخہ یکم ستمبر 2004ء کو روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

☆ مکرمہ فریدہ کمال صاحبہ اہلیہ سید تنویر شاہ صاحب مرحوم دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتی ہیں کہ خاکسارہ کو چند دنوں سے بخار وغیرہ کی تکلیف ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ مکرم منور احمد جج صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل ضلع رحیم یار خان، لودھراں اور ملتان دورہ پر الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایا جات کی وصولی اور اشتہارات کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

کینٹین کا ٹھیکہ

کینٹین فضل عمر ہسپتال ربوہ کا ٹھیکہ دینا مقصود ہے۔ وہ احباب جو اچھا ریسٹورنٹ چلانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور خواہش مند بھی ہوں وہ اپنی درخواستیں مع تجربہ کے سرٹیفکیٹ کے امیر صاحب جماعت / صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال دس یوم کے اندر اندر بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بواسیر کورس
CURATIVE
PILES COURSE
بواسیر خونی و بادی ہر دو قسم کیلئے مفید و موثر کورس ہے
پیکنگ 21 روزہ۔ کورس قیمت -/90 روپے لٹریچر مفت
Tele.No 213156 کیور یو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

C.P.L 29

خوشخبری
کوئی بھی پرانی واشنگ مشین دیں اور نئی واشنگ مشین قیمت کے فرق کے ساتھ حاصل کریں۔ نیز واشنگ مشین کی مرمت گارنٹی کے ساتھ کی جاتی ہے۔
الفضل ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ
فون دکان: 213729 گھر: 215148
پروپرائٹرز: راشد جاوید، اختر فراز

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کینٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 214214
دکان 216216
04524-211971

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنیے بین الاقوامی معیار کے ساتھ پاکستانی مصنوعات خریدیے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون: 7232985, 7238497